[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمی

ڈاکٹر نریندر سنگھ پونیا

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

9 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

یونیورسٹی—تحقیقی پروجیکٹ—رہنما خطوط اور شرائط—اپیل کنندہ کے ذریعے کی گئی تحقیق—اسکالر کی معطلی—حکومت کے ذریعے پروجیکٹ کا خاتمہ—چیلنج—ایک متنازعہ سوال ہونے کی وجہ سے، اس معاملے کا فیصلہ اپیل میں نہیں کیا جا سکتا—یہ حکومت ہند پر ہوگا کہ وہ اس سلسلے میں فیصلہ کرے—اپیل کنندہ کو آزادی دی جائے کہ وہ یونین آف انڈیا سے رجوع کرے اور انہیں اپنی تحقیق کے حوالے سے پوزیشن سے آگاہ کرے—اگر حکومت مطمئن ہو تو اپیل کنندہ کو پروجیکٹ کو مکمل کرنے کے لیے مناسب وقت دیا جا سکتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 16862۔

1995 کے ڈبلیو پی نمبر 1349 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 20.10.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ذاتی طور پر

جواب دہندگان کے لیے اے کے چیتلے، نیرج شرما اور ایس این ٹیرڈول

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ، اندور بنچ کے دو نفری بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 25 اکتوبر 1995 کو ڈبلیو پی نمبر 1349 / 95 میں دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں، ہمیں اپیل کنندہ اور یونیورسٹی کے درمیان تنازعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ مؤخر الذکر نے سابقہ کو معطلی وغیرہ کے تحت کیوں رکھا۔ ہم اس منصوبے کے خاتمے کی قانونی حیثیت سے فکرمند ہیں جس کا عنوان ہے "الکلی اور الکلائن ارتھ وارننگ سسٹمز کی کیمیائی، فزیکو—کیمیائی، ساختی اور نظریاتی تحقیقات—حیاتیاتی اور ارضیاتی عمل کے

استعمال کی کیمسٹری" جس پر اپیل کنندہ تحقیق کر رہا تھا۔حکومت بھارت نے اپنے حکم میں پروجیکٹ کی تکمیل کے لیے ایک شرط رکھی تھی، یعنی شرط نمبر XIII جو کہ درج ذیل ہے :

" سائنس اور ٹیکنالوجی کا محکمہ کسی بھی مرحلے پر گرانٹ کو ختم کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے اگر اسے یقین ہو کہ گرانٹ کا مناسب استعمال نہیں کیا گیا ہے یا مناسب پیش رفت نہیں کی جا رہی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ اور یونیورسٹی، دیوی اہلیہ یونیورسٹی، اندور کے درمیان کچھ تنازعہ تھا۔اس سلسلے میں، ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، حالانکہ اپیل کنندہ نے ہمارے سامنے یہ پیش کرنا چاہا کہ اس کی کوئی غلطی نہیں تھی اور دوسری طرف، اس منصوبے کو مکمل کرنے سے روکنے میں یونیورسٹی کی غلطی تھی۔اس عدالت نے یونین آف انڈیا کو نوٹس جاری کیا تھا۔وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر آر سی سریواستو نے ایک حلف نامہ داخل کیا ہے جس میں انہوں نے جوابی حلف نامے کے پیراگراف 10 میں اس طرح کہا ہے :

16.9.94 پر رجسٹرار نے کوریئر سروس کے بذریعے پروجیکٹ کی موجودہ صورتحال اور اس وقت کے حقائق کے بارے میں معلومات بھیجی ہیں۔پروفیسر پونیا پی آئی، یہاں اپیل کنندہ ابھی تک معطل تھا اور ڈاکٹر باجپائی کو۔پی آئی نے پروجیکٹ کی مالی اور انتظامی ذمہ داری سنبھالنے سے انکار کر دیا تھا۔ان حالات میں اور ہمارے ڈی ایس ٹی کے اصولوں/رہنما خطوط کے مطابق اس مرحلے پر محکمہ نے پروجیکٹ کو 22.9.94 پر ختم کر دیا تھا اور یونیورسٹی سے درخواست کی تھی کہ وہ پروجیکٹ پر حتمی اخراجات جمع کرے اور ان کا تصفیہ کرے اور اگر کوئی خرچ نہ ہوا تو ڈی ایس ٹی کو غیر خرچ شدہ بقایا رقم اور حتمی تکنیکی رپورٹ واپس کرے۔

اس رپورٹ کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک متنازعہ سوال ہونے کی وجہ سے، ہم اپیل میں اس معاملے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ان حالات میں، اپیل کنندہ کو آزادی دی جاتی ہے کہ وہ یونین آف انڈیا سے رجوع کرے اور انہیں آگاہ کرے کہ اس نے رہنما خطوط کے مطابق پروجیکٹ میں تحقیق کی اور ضروری پیش رفت کی ؛ اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہات بتائیں۔اگر حکومت مطمئن ہو تو اپیل کنندہ کو پروجیکٹ کو مکمل کرنے کے لیے مناسب وقت دیا جا سکتا ہے۔اس سلسلے میں فیصلہ کرنا حکومت ہند کا کام ہوگا۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document